سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar-8646 تاریخ:13-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا کیسا ہے؟

سائل:اشتیاق عطاری(لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا یا آپ سے سوء عقیدت رکھنا بد مذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے، کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر وصلاح اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پھر جن اصحاب کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نام لے کر دعائیں فرمائیں ان میں سے ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا﴿وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان:”اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو،

حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے، تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ **(پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)**

تفسیر قرطبی میں اس آیت کے تحت فرمایا: "فِيهِ خَمْسُ مَسَائِلَ:۔۔۔ الخامسة- قوله تعالى: (وكلا وعد الله الحسنى) أي المتقدمون المتناهون السابقون، والمتأخرون اللاحقون، وعدهم الله جميعا الجنة مع تفاوت الدرجات" ترجمہ: اس میں پانچ مسائل کا ذکر ہے۔ پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے یعنی سبقت کرنے والے پہلے اور بعد میں شامل ہونے والے متاخرین اللہ تعالیٰ نے ان سب سے درجات کے فرق کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جزء 17، صفحہ 205، 207، مطبوعہ کوئٹہ)

تفسیر مظہری میں ہے: "وَكُلًّا ۔۔۔ای کل واحد من الفریقین من الصحابة الذين أنفقوا قبل الفتح والذين أنفقوا بعده وَعَدَ اللهُ الْحُسْنى، لا يحل الطعن فی أحد منهم ولا بد حمل مشاجراتهم علی محامل حسنة واغراض صحيحة او خطأ فی الاجتهاد ۔۔۔ وَاللهُ بِما تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ عالم بالبواطن كعلمه بالظواهر فيجازی كلا علی حسبه" ترجمہ: اور تمام یعنی وہ صحابہ کرام جنہوں نے قبل فتح مکہ خرچ کیا اور جنہوں نے بعد فتح مکہ خرچ کیا ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعد فرمالیا۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں طعن کرنا حلال نہیں ہے اور ان کے مشاجرات کو اچھے محامل اور درست اغراض یا اجتہادی خطا پر محمول کرنا ضروری ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے۔ وہ باطن کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے، تو وہ ہر ایک کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔

(تفسیر مظہری، جلد 9، صفحہ 192، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا تذکروا مساوی اصحابی فتختلف قلوبكم عليهم و اذكروا محاسن اصحابی حتی تاتلف قلوبكم عليهم" ترجمہ: میرے صحابہ کا تذکرہ برائی کے ساتھ مت کرو کہ تمہارے دل ان کے خلاف ہو جائیں،

میرے صحابہ کی اچھائیاں بیان کرو، یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لیے نرم ہو جائیں۔
(کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث، الفصل الاول، جزء 11، صفحہ 247، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحد كم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه" ترجمہ: میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو، پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے، تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھا مُد خیرات کرنے کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، جلد 1، صفحہ 518، مطبوعہ کراچی)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی" ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو (اعتراضات کا) نشانہ نہ بنانا۔
(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، جلد 2، صفحہ 706، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: "دعه فانه قد صحب رسول اللہ" ترجمہ: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں۔
(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، جلد 1، صفحہ 531، مطبوعہ کراچی)

سنن ترمذی، مسند امام احمد اور التاریخ الکبیر للبخاری میں حدیث صحیح منقول ہے (والنظم هذا للبخاری):
"قال ابو مسهر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن ابن ابی عمیرة قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اللهم اجعله هادیا مهدیا واهده واهد به" ترجمہ: حضرت سیدنا ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔
(التاریخ الکبیر، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ، جلد 5، صفحہ 240، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے

ہیں ”فتامل ھذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعیته لامته لا سیما اصحابه مقبولة غیر مردودة، تعلم ان اللہ سبحانه استجاب لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بھذا الدعاء لمعاویة فجعله ھادیا للناس مھدیا فی نفسه ومن جمع اللہ له بین ھاتین المرتبتین کیف یتخیل فیه ماتقوله علیه المبطلون ووصمه به المعاندون معاذ اللہ لا یدعو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ھذا الدعاء الجامع لمعالی الدنیا والاخرة المانع لکل نقص نسبته الیه الطائفة المارقة الفاجرة الا لمن علم صلی اللہ علیه وسلم انه اھل لذلک حقیق بما ھنالک “ترجمہ: پس غور کرو یہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بلا شبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابہ کرام کے حق میں مقبول ہے، رد ہونے والی نہیں۔ تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول فرما کر ان کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے رہنما بنا دیا اور جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ یہ دونوں مقام جمع فرما دے اس کے بارے میں وہ سب کچھ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے، جو باطل پرست ان کے خلاف کہتے ہیں اور جو معاندین ان پر عیب لگاتے ہیں معاذ اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دعا کہ جو دنیا و آخرت کے بلند مقامات کی جامع ہے اور ہر اس نقص کی مانع ہے، جس کی نسبت فاسق و گمراہ فرقہ حضرت امیر معاویہ کی طرف کرتا ہے، صرف اسی کے حق میں کر سکتے ہیں، جو حقیقتاً اس دعا کا اہل و حق دار ہو۔

(تطھیر الجنان، الفصل الثانی، صفحہ 49، دار الصحابہ للتراث)

مسند امام احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان اور التاریخ الکبیر میں ہے، (والنظم ھذا للبخاری): ”أبو مسھر عن سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن عبد الرحمن بن عمیرة عن النبي صلی اللہ علیه وسلم قال اللھم علم معاویة الحساب وقه العذاب “ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ معاویہ کو حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(التاریخ الکبیر، معاویة بن ابی سفیان بن حرب۔۔، جلد 7، صفحہ 326، رقم 1405، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

المسامرہ میں ہے:"(واعتقاد أهل السنة) والجماعة (تزكية جميع الصحابة) رضي الله عنهم وجوباً بإثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم، (والثناء عليهم كما أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم) "ترجمہ: **اہل سنت کا عقیدہ (یہ ہے کہ) تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت کو ثابت کرنے کے ساتھ ان کی پاکیزگی بیان کرنا واجب ہے اور ان سب کے معاملہ میں طعن سے رکے رہنا واجب ہے اور ان کی تعریف کرنا ہے**، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔

(المسامرۃ شرح المسایرہ، الرکن الرابع، الاصل الثامن، صفحہ 259، دار الکتب العلمیہ)

نسیم الریاض میں ہے:"ومن يكن يطعن فی معاویۃ فذاک کلب من کلاب الھاویۃ" یعنی جو حضرت معاویہ پر طعن کرے، تو وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے۔

(نسیم الریاض، القسم الثانی، جلد 3، صفحہ 430، مطبوعہ ملتان)

نبراس میں ہے:"سبه رجل عند خلیفة الراشد عمر بن عبد العزیز فجلده" ترجمہ: **ایک شخص نے خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہا، تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے۔**

(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابۃ واجبۃ التاویل، صفحہ 330، مطبوعہ ملتان)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"ای للامیر معاویۃ رضی اللہ عنہ اما عند اھل الحق فاستقامۃ الخلافۃ لہ رضی اللہ تعالی عنہ من یوم صلح السید المجتبی صلی اللہ تعالی علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم "ترجمہ: **بہر حال اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس دن سے خلافت مستحکم ہوگئی، جس دن حضرت امام مجتبیٰ، امام حسن صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے صلح کی۔**

اس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کرکے فرماتے ہیں:"وبہ ظہر ان الطعن علی الامیر معاویۃ طعن علی الامام المجتبی بل علی جدہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، بل علی ربہ عزوجل "ترجمہ: **اسی سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی**

اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا در حقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔

اس کے بعد اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط تھے، جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں، تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں ﴿وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی﴾ وارد ہے۔ **یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا۔**“ (المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192،193، برکاتی پبلشر، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”سِیَر جن بالائی باتوں کے لئے ہے، اُس میں حد سے تجاوز نہیں کرسکتے، اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذ اللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سید الانام علیہ وعلی آلہٖ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بد دین، مخالف ومضاد حق تبیین۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 582، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بد مذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیرِ معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند۔۔۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام

ہیں۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں۔ مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا: ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔ **تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرماچکے**، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ255، 252، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

07 رمضان المبارک 1440ھ/13 مئی 2019ء

دارالافتاء اہلسنت
المفتی
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے